آزادی، مساوات، اتحادِ ادیان

تین خوش نما اصطلاحات اور اس کی فتنہ سامانیاں

مولانا حذیفہ وستانوی

ماسونیت دراصل ایک خفیہ یہودی تحریک ہے جس نے دنیا کی تخریب کاری میں اہم ترین رول ادا کیا ہے ہم دورِ حاضر کے الحاد کے لئے اس تحریک کے ایک منصوبے کو بیان کرنا چاہیں گے، جو چند صدیوں پیشتر مذکورہ تحریک نے بنائے تھے۔

آزادی، اتحادادیان، مساوات:

۱۷۷۱ء میں ماسونیوں نے برطانیہ میں ایک عظیم کانفرنس کا انعقاد کیا تھا جس میں انہوں نے، آزادی، اتحاد، ادیان اور مساوات تینوں خوشنما اصطلاحات کو وضع کیا اور پوری دنیا کو اس پر متفق کرنے کی کوشش کرنے کا اعلان کیا، دراصل یہی دورِ حاضر کے الحاد اور بے دینی کی اساس اور بنیاد ثابت ہوا، اس لئے کہ ان کا مقصد اس سے بڑا ہلاکت خیز تھا۔

آزادی کا ماسونی مفہوم:

اس یہودی ماسونی تحریک نے آزادی کے نام پر دنیا میں ایسا عظیم فساد برپا کیا کہ (الامان والحفیظ)۔ اس لئے کہ آزادی سے اس کی مراد مذہب اور دین سے آزادی، یعنی انسان نفسانی خواہشات کا غلام بن کر رہ جائے اور مذہب کے تمام مطالبات کو پس پشت ڈال دے، اس کے لئے ان ائمہ ضلال اور شیطانی چیلوں نے ڈاروِن کو نظریہ ارتقاء کو محقق مدلل (اپنے گمان وزعم کے مطابق) ثابت کرنے کے لئے کھڑا کیا، اس نے دنیا کے سامنے اپنی تحقیق اس انداز میں پیش کی: ''میں پانچ سال تک خشکی اور تری میں زندگی کے آثار اور اس کے مبدأ کے بارے میں جستجو کرتا رہا تو اس

نتیجے پر پہنچا کہ یہ دنیا کے پھیلاؤ میں ''عمل ارتقاء'' کارفرما ہے۔'' حالانکہ حقیقت سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں، محض ایک دھوکہ اور فریب ہے، اس کے پس پردہ، اللہ کے وجود، خالقیت و مالکیت کا انکار لازم آتا ہے، جو انسان کو دہریت اور لادینیت کی طرف دھکیل دیتا ہے، اسلام تو اول یوم ہی سے اس کو مسترد کر چکا تھا، مگر ۱۹۵۲ء میں سائنس نے بھی اس نظریہ کو مسترد کر دیا جیسا کہ مورس بوکائے نے فرعون کے لاش کی دریافت ہونے کے بعد اس پر ہونے والی تحقیقات کے بعد ثابت کیا ہے کہ ہزاروں سال پرانے اس انسان میں بندریا ارتقاء کا کوئی قرینہ یا کوئی ثبوت ہمیں نہیں ملا، اور دوسری بھی اس کی تائید کیلئے کوئی ایسی ویسی چیز ہاتھ نہیں لگی، بلکہ اس سے ارتقاء کی تردید لازم آتی ہے، جیسا کہ ترکی کی محقق ہارون یحییٰ نے بھی اپنی کتاب میں ثابت کیا ہے، تعجب ہے کہ بہت سے نام نہاد مسلمان بھی '' نظریۂ ارتقاء'' کو تسلیم ہی کرنے پر نہیں بلکہ اس کی تردید پر تردید کرنے پر تلے ہوئے ہیں، اور ۱۹۷۲ء میں D.N.A کے منظر عام پر آنے کے بعد کلیۃً اس نظریہ کی مکمل تردید ہو چکی ہے، مگر پھر بھی دنیا بھر کے اسکولی نصاب میں سے اس کو ہٹایا نہیں گیا، کیوں کہ اس صورت میں مذہب کی ضرورت لازمی ہو جائے گی، لہٰذا قصداً ایسا نہیں کیا گیا۔

اس انیسویں صدی میں فرائڈ کو '' نظریۂ جنسیت'' کے لئے کھڑا کیا، اور مارتھیس کو '' نظریۂ آبادی'' کے لئے کھڑا کیا اور کارل مارکس کو ''اشتراکیت'' کے لئے کھڑا کیا۔ غرضیکہ بے شمار ایسے فراڈ اور دھوکہ باز، عیار، مفسد، ضال و مضل فلسفیوں کو الحاد اور بے دینی عام کرنے کے لئے کھڑا کیا، جنہوں نے دنیا کو شرارت کی اوج پر لا کھڑا کر دیا، یہاں قابل غور پہلو یہ ہے کہ ۱۷۱۷ء کی ماسونی مذہب کی مذکورہ کانفرنس کے بعد ہی یہ تمام تحریکیں وجود میں آئیں، اس کا مطلب یہی ہوا کہ یہ وجود میں آئی نہیں، لائی گئی ہیں اور زیادہ تعجب کن امر یہ ہے کہ تمام فلاسفر انگریز اور یہودی تھے، تو معلوم ہوا کہ ایک منظم سازش اور پلان کے تحت، یہ کام ہوا ہے، اللہ ہماری ہر طرح کے فتنے سے حفاظت فرمائے۔

مساوات کا نعرہ اور اس کی تباہ کاریاں:

مساوات مرد و زن کے نعرے کی بازگشت بھی اس ماسونی کانفرنس سے ہوئی اور پھر دنیا میں اس نے کیا کہرام مچایا وہ سب پر عیاں ہے، عورتوں کو برہنہ یا نیم برہنہ کر کے مارکیٹ میں لا کھڑا کر دیا، زنا کاری کے لائسنس دیئے جانے لگے اور اس کو پیشہ سے تعبیر کیا گیا، اور یہ کاروبار دنیا میں سب سے زیادہ منافع بخش کاروبار بن گیا۔ اس عظیم فتنے نے ایسا کہرام مچایا کہ بیان سے باہر ہے، ساری انسانیت کو لپیٹ میں لے لیا، اور ام الفتن کی حیثیت اختیار کر لی۔ '' آزادئ نسواں''، '' حقوق نسواں''، ''یوم عاشقاں'' کے نام پر، عورت کی عفت اور پاکدامنی کو تار تار کر دیا، اس کی عزت سے کھلواڑ کیا گیا اور کیا جا رہا ہے، اس کے تقدس کو پامال کیا گیا اور کیا جا رہا ہے، اب عورت محفوظ نہیں رہی، آئے دن اخبارات میں رپورٹیں اور خبریں شائع ہوتی رہتی ہے کہ عورت کو ہوس کا شکار بنا کر قتل کیا گیا، اس کی عصمت دری کی گئی، یہ سب اسی مردود اصطلاح '' آزادی نسواں'' کا نتیجہ ہے۔

اتحادِادیان اوراس کی فتنہ سامانیاں:

اتحادادیان کے نام پر دنیا میں حق و باطل کے فرق و امتیاز کو ختم کیا جارہا ہے اور یہ باور کرانے کی کوشش کی جارہی ہے، ''ایشور، اللہ، گوڈ'' سب ایک ہیں، صرف اہل ادیان کے یہاں ناموں میں فرق ہے، حالانکہ ایسا نہیں، کیوں کہ مسلمان کے نزدیک اللہ کی تعری یہ ہے، اللہ وہ ہستی ہے جو تمام صفات کمال کی حامل اور تمام صفات رذیلہ وذمیمہ سے منزہ و پاک صاف ہے، وہی خالق مطلق، قادر مطلق، مالک حقیقی، متصرف عالم، ابدی وازلی، حی وقیوم ہے، نہ وہ معطل ہے نہ محتاج، نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، وہی قہار و جبار، وہ بڑے وسیع علم کا مالک، اس پر نہ تھکاوٹ آتی ہے اور نہ ہی اکتاہٹ، وہ قادرِ مطلق ہے وہ اکیلا ہے، نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد، نہ وہ کسی سے جنا ہے اور نہ اس سے کوئی جنا، کائنات میں کوئی اس کا ہم سر و شریک نہیں، وہی معبود برحق ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی اطاعت کے حقدار ہے، وہ کائنات کے ذرے ذرے کا پیدا کرنے والا اور اس کو حسن تدبیر کے ساتھ پروان چڑھانے والا ہے، وہی تعریف و حمد کے لائق ہے، وہی موت و حیات کا مالک ہے۔

غرضیکہ اسلام کا تصور اس باب میں واضح ہے۔ دوسری جانب دیگر مذاہب میں شرک بھی جائز ہے، جائز نہیں اصل اساس و بنیاد ہے، بلکہ جوہری اساس ہے، لہٰذا یہ کہنا سراسر بے بنیاد ہے کہ صرف اللہ کی ذات کے بارے میں مذاہب کا اختلاف لفظی ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہمارے یہاں جو اللہ کی ذات جل جلالہ کا تصور ہے، بالکل اس کے برخلاف عیسائیت، یہودیت اور دنیا کے دیگر مذاہب میں ہے، لہٰذا مسلمان، کبھی بھی اس کا مجاز نہیں کہ وہ اتحاد ادیان یا تقریب مذاہب پر ایمان لے آئے اور اگر وہ ایسا کر گزرے، تب تو وہ مسلمان ہی نہیں رہا۔

یہ تھی اتحادِ ادیان کی فتنہ سامانیاں جو مسلمان کو روح ایمانی ہی سے محروم کر کے رکھ دیتی ہے، اللہ ہماری حفاظت فرمائے اور ایمان کی محبت و عظمت سے ہمارے قلوب کو معمور فرمادے۔ آمین۔ یارب العالمین!

خلاصۂ کلام یہ کہ ماسونیت نے مختلف انداز میں اور اہداف سے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، اور دنیا میں فکری بربادی کے باب میں بڑا اہم رول ادا کیا، اور کرتی جارہی ہے، قادیانیت، بہائیت، شیوعیت، اشتراکیت، صہیونیت، گوہر شاہیت، یہ اسی کے آلۂ کار ہیں۔ ضرورت ہے ہم مسلمانوں کو چوکنا رہنے کی، ورنہ کیا سے کیا ہوسکتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ ''اتحادادیان''، ''آزادی''، ''مساوات''، ''حقوق انسان''، ''حقوق نسواں'' وغیرہ کے اصطلاحات مذعومہ کے فریب میں نہ آئیں۔ ان اصطلاحات کی اصل حقیقت کو قرآن بیان کرتا ہے:

﴿زخرف القول غرورا﴾ یہ چکنے چپڑے خوش تمام الفاظ محض دھوکہ ہے،

اللہ ہماری پورے پوری حفاظت فرمائے۔ آمین!

☆☆☆